

تاد کا پتہ: لفظ فی قادیان

خط ابلیز ہجرت ۱۳۵۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ عَسٰی یُبْعَثُکَ بِکَ مِمَّا جِئْتُمُوْا



لفظ قادیان

روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چند پیشگی سالانہ ششماہی سہ ماہی ماہانہ

ایڈیٹر غلام نبی ترمذی بنام منیر روزنامہ لفظ قادیان

جلد ۲۲، ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ، یوم ثنبہ، مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۶ء، نمبر ۲۲

ملفوظات حضرت سید محمد علی صاحب دہلوی

المنہج

میں جو ان تھا اور اب بڑھا ہوا مگر کوئی نہ دیکھا جس نے اسلام کے بغیر میرا ہی حال

قادیان ۱۸- اگست آج دھرم سالہ سے تیرہویں تاریخ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ شب حضرت امیر المومنین ایڈیٹر اللہ تاملے بنصرہ العزیز کو بخار ہو گیا۔ آج صبح بھی حرارت رہی۔ دیگر افراد خاندان خدا تاملے کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈوکیٹ کو حضور نے بہت دیر تک شرف باریا بی بخشا۔ کل ڈاکٹر مطلوب خان صاحب نے اپنے رفقاء سمیت حضور سے ملاقات کی۔

یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں۔ یا بغیر کانوں کے سن سکیں۔ یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مونہہ دیکھ سکیں۔ میں جو ان تھا۔ اب بڑھا ہوا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا۔ جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیا لہریا ہوا (اسی اصول کی تفسیر)

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ ۱۹ اگست سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے سیال کوٹ تشریف لے گئے۔

میں جو ان تھا۔ اور اب بڑھا ہو گیا۔ مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں۔ کہ وہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے۔ وہ اسلام کی پیروی سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے (چشمہ معرفت)

ذکر فضل سے احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ذکر فکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۳۶ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خط و حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اثنی عشری علیہ السلام سے بیعت کر کے داخل اہمیت ہوئے۔

۱	سبحان پڑھی صاحب	کشمیر	۳۳	ایس ایم اسحق صاحب	خاندریں
۲	رحیم پڑھی صاحب	"	۳۷	سکینہ بی صاحبہ	ضلع گوجرانولہ

ایک مبارک خواب اور اس کی تعبیر

ایک احمدی بھائی اسماعیل صاحب نے شکور بستی سے اپنا ایک خواب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے بیان کیا اور حضور نے اس کی تعبیر فرمائی۔ خواب اور تعبیر درج ذیل ہیں:-

خواب:- میں دعا کرتا تھا کہ آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ہم سب چل پڑے۔ راستہ میں ایک دریا آیا۔ اس میں کودنے کا حکم ہوا۔ جب کودے تو دریا خشک ہو گیا۔ پہلے میں خیال کرتا تھا کہ حکم دینے والے حضور ہیں۔ مگر معلوم ہوا خود رسول اللہ ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

خواب مبارک ہے۔ آپ کو بتایا گیا ہے کہ خلیفہ کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ نیز یہ کہ جو لوگ خلیفہ کے حکم کے ماتحت قربانیوں پر آمادہ ہوں گے۔ وہ تباہ نہ ہوں گے۔ بلکہ مصائب کے دریا ان کے لئے پایاب ہو جائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین سے ایک غیر مسلم کی درخواست دعا

سائنس دانوں سے سردار جیون سنگھ صاحب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے درخواست کی کہ میں دیکھتا ہوں۔ خاک رتھریا عمر دو سال سے دردوں میں مبتلا ہے۔ عموماً درد دکر اور اس کے ارد گرد رہتا ہے۔ ہزاروں دوائیاں استعمال کیں۔ لیکن تا حال شفا نصیب نہیں ہوئی۔ X Ray بھی کرایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا کہ کمر کے پچھلے حصہ میں چونام ہو گیا ہے۔ اور ڈی میں Berynia ہے۔ دوائی یعنی پچھلی کاتیل اور چوتھے کاتیل استعمال کیا۔ اس سے افاقہ ضرور ہوا۔ لیکن مکمل شفا نہ ہوئی۔ درد نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ ازراہ کرم اس موذی مرض سے شفا پانے کے لئے دعا کریں نیز الفضل میں بھی میری تکلیف شائع فرمادیں۔ تاکہ احباب بھی دعا کریں۔

فتنی احمد الدین پوٹھی کے متعلق اعلان

مجھے اپنے مبلغین کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ فتنی احمد دین سوپ ایجنٹ پوٹھی مراد کے بعض ذمہ دار کارکنوں کے خلاف کثیر کی جماعتوں میں نامناسب طور پر ذکر کر رہا ہے لہذا احباب اصل حقیقت سے آگاہ رہیں۔ کہ فتنی مذکور کے خاندان کے بعض افراد جماعت سے خارج ہیں۔ اس رنج سے فتنی صاحب یہ کارروائی کر رہے ہیں۔ احباب فتنی صاحب کی

اے لڑکوں! دو جماعتوں میں سے تم کس میں ہو

(حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے)

بیوی۔ بچے۔ عورت اور امن کا نامناسب طور پر برباد کرنا ان کا اصل کام ہوتا ہے۔ اور اسی لئے میں ایسے بچوں کا نام *Destructive* یا تخریبی انسان رکھتا ہوں۔ اور ایسے لوگ *Destructive* کی طرح سوائے نقصان کے کبھی کوئی حقیقی فائدہ ملک یا سوسائٹی کو نہیں پہنچا سکتے۔

۲۔ دوسری قسم کا بچہ وہ ہے جو ابتداً عمر میں اپنی چیزیں اپنے کھلونے اپنی کتابیں اپنی قلمیں پسلیں اور اپنے کپڑے حفاظت کے سنبھال کر رکھتا ہے۔ دوسروں کی چیزوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور بڑا ہوا کر اپنے جان جسم۔ مال و محنت اور اسی طرح دوسروں کے جان جسم اور اموال کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اگر پالیسیس کی طرف رجحان ہو۔ تو آئینی جدوجہد اور ملک کی اصلاحی تدابیر میں حصہ لیتا ہے۔ غرض اس پر *Destructive* انسان سے بالکل مخالف ذہنیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا نام *Constructive* یا تعمیری انسان رکھنا بجا ہوگا۔

بہت چھوٹی عمر سے ہی بچے دو قسم کی جماعتوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ ایک بچہ وہ ہوتا ہے۔ جو قصور سے ڈر کے بعد ہی اپنے کھلونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اس کی ساری باتیں اکثر پھٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ کپڑے دریدہ۔ دوسرے بچوں سے لڑائی۔ کھیل بتاتا ہے اور نوراً خود ہی بگڑا دیتا ہے۔ مگر اپنی چیزیں توڑتا پھوڑتا رہتا ہے۔ پیسہ روپیہ اٹھا آجائے۔ تو ان کو اڑا دیتا ہے۔ غرض اس کی مقبوضہ اشیاء کا حال نہ پوچھو۔ ہر چیز پر ایک فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ مثلاً اسے کوئی گھڑی ملے۔ دو۔ اور آٹھ دن بعد دیکھو۔ تو فتر کہیں طاق میں پڑا ملے گا۔ کوئی پڑوہ دروازہ میں ہوگا۔ تو کوئی گلی میں اور گھڑی پھوڑ سے کٹی ہوئی کسی مورسی میں اپنی قسمت کو رہی ہوگی۔ پھر جب ایسا لگا اپنی حالت میں بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ تو وہ مدرسے میں نہیں توڑتا اور دو اتوں کو پھوڑتا ہے۔ دوسروں کی ایذا میں راحت محسوس کرتا ہے۔ فنڈ بال بیٹ اور بال کی سنگسہ اسی کی سب سے پہلے فنا ہوتی ہیں۔ بوٹ اور کپڑے اسی کے زیادہ پھٹتے ہیں۔ اور دوسرے لڑکوں کو اسی کے ہاتھ سے سب سے زیادہ چوڑھیں لگتی ہیں۔ پھر بڑا ہو کر اگر کھائی میں لگ گیا۔ تو روپیہ برباد ہوئی کو مار۔ بچوں کی کھوپڑی توڑ۔ پالیسیس کی طرف رجحان ہو گیا۔ تو پولیس اور گورنمنٹ سے بیوجہ ٹکڑے۔ ولایتی مال کو پھوڑتا۔ غیر ملکی اشیاء کی دوکانوں کے آگے سنیہ گرہ کر کے لیٹنا۔ زیادہ جوش آیا۔ تو سنگسہ لگ کر کے اپنا فائدہ کرنے کی کوشش کرنا۔ ایسے لوگوں کا نام *Destructive* ہے۔ غرض جسم جان۔ اموال و صحت

کسی خط فتنی میں بتا رہے ہیں۔ راناظر رحمتہ خلیفۃ المسیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور چودھری افضل حق صاحب

غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے پیلیج کو احرار نے قبول نہیں کیا۔

(۵۱)

ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں چودھری افضل حق صاحب جب ایک طرف تواریخ کے مقابلہ میں اپنے علماء کی ناکامیوں اور نامرادیوں سے تنگ آ گئے۔ اور دوسری طرف ان علماء کی میدان ارتداد میں بوجھد احمدیوں کے خلاف فتوے بازی سے اس لئے پریشان ہو گئے۔ کہ یہی ایک جگہ تھی۔ جو آریوں کے مقابلہ میں نہایت منظم طور پر اور مجاہدانہ طریق سے کام کر رہی تھی۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹھانا مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔ اور ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنا تھا۔ تو انہوں نے مسلمانوں سے ایک اپیل کی۔ جس میں لکھا:-

”مسلمان پیکار کو چاہیے۔ کہ فتوے بازوں سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ غیر اترام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں۔ تاکہ ان پر یہ راز کھل جائے کہ مسلمان کو کافر بنانا کتنا آسان اور کافر کو مسلمان بنانا کس قدر دشوار ہے۔ اگر فتویٰ باز کسی کے روکے نہیں رکھتے۔ تو انہیں یہ اجازت دی جائے۔ کہ جہاں وہ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ وہاں کبھی کبھی غیر قوموں میں تبلیغ بھی کریں۔ تاکہ ان کا مزاج اعتدال پر آجائے۔ پھر رسالہ فقہ ارتداد (۱) اس کا مسلمانوں پر کچھ اثر ہوا۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس وقت چودھری افضل حق صاحب پر مسلمانوں کی باہمی کشمکش اور تکفیر بازی کا کیا اثر ہوا اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے مسلمانوں

کے کیا خواہش ظاہر کی۔ یہ کہ ان لوگوں کے جو مسلمان کہلانے والوں میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ ان سے لڑا جگر رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی خدمات کے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔ ان سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کر کے اس کے نتائج کی بنا پر اپنی اہمیت ثابت کریں۔ اور اپنے کارنامے نمایاں پیش کریں :-

معلوم نہیں۔ آج اس تجویز کے متعلق چودھری افضل حق کا کیا خیال ہے۔ مگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ جب انہوں نے تجویز پیش کی۔ اس وقت اس کی معقولیت میں انہیں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ اور ہمیں تو اب بھی اس کی معقولیت میں کمی نہیں۔ اگر چودھری صاحب کا بھی اب تک یہی خیال ہو۔ اور وہ اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق ہوں۔ تو ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے اپنی احراری ٹولی سمیت جماعت احمدیہ کے خلاف اس سے بھی ہزاروں روپے بدتر رویہ اختیار کر لیا۔ جس کے خلاف انہوں نے ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں صلائے احتجاج بند کرنے ہوئے غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ تو بعینہ ایسی تجویز کہ انہوں نے خود کیوں نہ قبول کیا :-

انہیں یاد ہونا چاہیے۔ کہ مارچ ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ مجتہد میں تمام احرار کو چیلنج دیا تھا کہ آؤ اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لو۔ چنانچہ حضور نے فرمایا تھا:-

”میں کہتا ہوں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کا درد احمدیوں کے دلوں میں نہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی اسلام کے دشمن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمان ہند کے نمائندہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور ہمارے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ہم چھپن ہزار ہیں۔ گو نہ یہ صحیح ہے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمان ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور نہ یہ صحیح ہے۔ کہ ہمارا تعداد چھپن ہزار ہے۔ مگر ان کے مونہ کا دعوے جو نہ لہی ہے۔ اس لئے بفرس حال اسے درست تسلیم کرتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو سچے اس کے کہ وہ بے ہودہ طریق پر لڑیں اور گند پھیلائیں۔ کیوں قرآن مجید کے اس بیان کو وہ معیار کے مطابق آپس میں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو آئیں۔ اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے وہ بھی قربانیاں کریں۔ اور ہم بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی آٹھ کروڑ مسلمان ہند کو لے کر اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر کے دکھائیں۔ اور ہم بھی اپنے چھپن ہزار افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دنیا پر خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ کہ کون اسلام کی محبت کے دعوے میں سچا ہے اور کون کاذب۔ کون اپنے مونہ کی لاف و گزاف کو نیا کو قائل کرنا چاہتا ہے۔ اور کون عمل

رنگ میں اسلام سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ صرف مونہ سے اسلام کی محبت کا دعوے کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں۔ سوگن داروں گز بھرنے بھاڑوں۔ ہم سے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کریں اور پھر دیکھیں۔ کہ کون اسلام کا سچا رور ہے سینہ میں رکھتا ہے۔ افضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء ظاہر ہے۔ کہ اس تجویز میں اور چودھری افضل حق صاحب کی تجویز میں سوائے اس کے کوئی فرق نہیں۔ کہ یہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احرار کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور وہ چودھری افضل حق صاحب نے اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے سامنے پیش کی تھی۔ نیز یہ کہ اس میں تجویز پیش کرنے والوں نے اپنے آپ کو بھی غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ مگر چودھری صاحب نے صرف دوسروں کے ذمہ یہ کام لگایا تھا۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ احرار اسے قبول نہ کرتے اور چودھری افضل حق صاحب اس پر عمل کرنے کے لئے ان کو تیار نہ کرتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا۔ یہ کہ چودھری صاحب تو بالکل دم بخود ہو گئے۔ الیتہ مٹھن علی آظہر احرار کی نمائندگی میں بولے۔ مگر نہ بولنے سے بدتر۔ انہوں نے کہا:-

”ہمیں مالی اور جانی قربانی کا پیلیج دیا جاتا ہے۔ لیکن پہلے اپنے والد مرزا غلام احمد کا جہاد والا اعلان منسوخ کرو۔ جس میں اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جہاد منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر جہاد منسوخ کیا گیا ہے۔ تو پھر مالی اور جانی قربانی کا پیلیج دینے کی ضرورت کیوں ہوئی :-

(احسان ۲۱ مارچ ۱۹۳۵ء)

قطع نظر اس سے کہ یہ تیلی رے تیلی تیرے سر پر کٹھن کی مثال کو تازہ کیا گیا۔ یہ چودھری افضل حق صاحب کا فرض تھا کہ مشرا ظہر اور دوسرے احرار کو بتاتے۔ کہ میں جو جہاد کے متعلق تمہارا ہم عقیدہ ہوں۔ اسی قسم کی تجویز علماء کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ پھر تم اس کے قبول کرنے میں کیونکہ کوئی عذر کر سکتے ہو۔ مگر وہ مشرا ظہر کی اس بے ہودہ سرانی پر بھی خاموش ہی رہے۔ حالانکہ وہ اپنے رسالہ ”مذمت ارتداد“ کے صفحہ ۲

ناظر ہو جائیں۔ اگرچہ جوش جہاد میں موجود ہے لیکن تبلیغ سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ مگر جہاد میں کھلیے۔ اور یہ اعلان کر چکے تھے۔ اور یہ اعلان کر چکے تھے۔ کہ غیر مسلموں میں تبلیغ کرنا ویسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ جہاد اور پھر لوگوں کے متعلق انہوں نے بل کر یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ وہ غیر اقوام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں۔ خود ان سے بھی چار قدم آگے بڑھ چکے ہیں :-

ناظر ہو جائیں۔ اگرچہ جوش جہاد میں موجود ہے لیکن تبلیغ سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ مگر جہاد میں کھلیے۔ اور یہ اعلان کر چکے تھے۔ اور یہ اعلان کر چکے تھے۔ کہ غیر مسلموں میں تبلیغ کرنا ویسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ جہاد اور پھر لوگوں کے متعلق انہوں نے بل کر یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ وہ غیر اقوام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں۔ خود ان سے بھی چار قدم آگے بڑھ چکے ہیں :-

صدافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان

انبیاء علیہم السلام کے خارق عادت نشاناً اللہ تعالیٰ نے جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے۔ تو اسے خارق عادت طور پر ایسے نشانات اور معجزات بھی دیتا ہے۔ جن کے مقابل پر دوسرے انسان عاجز ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ حضرت موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سحر کا بہت زیادہ چرچا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے نشانات دیئے۔ جن کے مقابلہ کی کسی ساحر کو تاب نہ رہی۔ اور انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب اور مسریم کا علم ترقی پذیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نشان دیئے۔ جس کے آگے اس زمانہ کے ماہرین مسریم نے تسلیم خم کر دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا عروج تھا۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ایسی فصاحت و بلاغت سے سرفراز فرمایا۔ جس کی مثال لانے کی کسی میں ہمت نہ ہوئی۔ اور آپ نے بانگِ دہل فرمایا۔ اعطیت جوامع الکلم یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے کلمات عطا فرمائے ہیں۔ جن کے معارف تا قیامت لوگوں پر کھلتے رہیں گے اور جن کی نظیر تمام دنیا کے لوگ لانے سے عاجز رہیں گے۔ پس یہ معجزات جو انبیاء علیہم السلام کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے۔ یہ ان کی صداقت کے بین نشان تھے۔ اور منجملہ دیگر معیاروں کے جن سے انبیاء علیہم السلام کی صداقت پر کھی جاتی ہے۔ ایک یہ معیار بھی ہے۔

قرآن مجید کی صداقت کا معیار

قرآن مجید کی صداقت کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے ہی معیار بیان فرماتا ہے۔ خدا

تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن جمعت الانس والجن علی ان یا تو بعثل هذه القران لایاتون بعثله ولو کان بعضهم لبعض ظہیرا (بنی اسرائیل غ) اگر تمام انسان اور جن مل کر بھی اس قرآن کی مثل لانا چاہیں۔ تو وہ ہرگز نہیں لاسکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ اس آیت کریمہ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام دنیا کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ اس قرآن مجید کی مثل لاؤ۔ اور دوسری یہ کہ عالم الغیب خدا نے اس امر کا اظہار فرمادیا۔ کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں ولو نشاء لقلنا مثل هذا اگر ہم چاہیں۔ تو اس قرآن جیسا کلام کہیں۔ لایاتون بعثله وہ ہرگز اس جیسا کلام لانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا لسورة من مثله وادعوا لشهداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین یعنی اگر تمہیں اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے۔ شک ہے۔ اور تم یہ خیال کئے ہوئے ہو۔ کہ یہ اس کا اپنا یا کسی دوسرے انسان کا کلام ہے۔ تو انسان کا مقابلہ انسان کر سکتا ہے۔ پس تم اگر اپنے اس خیال میں سچے ہو۔ تو اس جیسا کلام پیش کرو۔ اگر زیادہ نہیں تو اس کی ایک سورہ جتنا ہی لاؤ۔

یہ چیلنج آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کو دیا۔ مگر آج تک کسی کو بھی اسے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور کسے ہو سکتی تھی۔

خدا نے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو۔ وہاں قدرت یہاں در ماندگی فرق کیا ہے

تسبیح موعود علیہ السلام کی عربی فصاحت و بلاغت اسی طرح اس زمانہ کے مصلح اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے وقت میں جبکہ علم کا دور دورہ ہے۔ فصاحت و بلاغت کے معجزہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرمائے ہیں۔ میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے (مردودت الامام صفحہ ۲) ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ ما لکم لا تفکرون ود اللہ انہ ظل فصاحتہ القران لیکون آینہ لقوم یتدبرون اقولون سارق فأتوا بصفحات مسرقة کمثلها فی الالتزام الحق والحکمة ان کنتم صدقین۔ دھل من ادیب فیکم یاتی بمثل آتاها وان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاعلموا انھا آینة کمثل آیات أخری لقوم ینظرون (الاستفتاء صمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱) اسے لوگوں کو تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بخدا یہ عربی کلام قرآن مجید کی فصاحت کا ظل ہے۔ تاکہ اس قوم کیلئے جو تند برادر غور کرنے کی عادی ہوتی ہے۔ نشان ہو۔ اے لوگو! کیا تم مجھے سارق کہتے ہو۔ اگر تمہاری یہ بات صحیح ہے۔ تو تم بھی اس قسم کے کلام کے چند صفحات مسروقہ لاؤ۔ جن میں میرے کلام کی طرح سچائی اور حکمت بیان ہوئی ہو۔ کیا تم میں کوئی ادیب ہے جو اس قسم کا کلام تیار کر سکتا ہو۔ اور اگر تم اس قسم کا کلام تیار نہ کر سکو۔ اور میں دعوئے سے کہتا ہوں۔ کہ تم ہرگز تیار نہیں کر سکو گے۔ تو جان لو۔ کہ یہ میری صداقت کے دوسرے نشانات میں سے اس قوم کے لئے جو غور اور فکر کرنے والی ہے۔ ایک نشان ہے۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید بیان کردہ معیار صداقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت میں پیش فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی علماء کو چیلنج دیا۔ اور ان کو غیرت دلانے کے لئے انعام بھی مقرر فرمائے۔ لیکن باوجود اسکے آج تک کسی عالم کو نہ چیلنج منظور کرنے اور نہ

انعام لینے کی جرأت ہوئی۔

دس ہزار روپیہ کا انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح دوکتا میں عربی زبان میں تصنیف فرمائیں۔ جن کے متعلق آپ نے مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ ان کی مثل لاؤ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

میں یقین دل سے جانتا ہوں۔ کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ تا وہ مخالف کو فرزندہ اور لاجواب کرے اس لئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی شاد اللہ اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں

پھر فرماتے ہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور تصدیقہ پر خرچ کیا ہے۔ اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر ایک بات کا جواب ہو۔ کوئی بات رہ نہ جائے۔ اور اسی قدر تصدیقہ جو اسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو۔ اسی مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیں۔ تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دوں گا۔ میری طرف سے یہ افراد صحیح شرعی ہے۔ جس میں ہرگز مختلف نہیں ہوگا۔ اور جس کا وہ بذریعہ عدالت بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ صفحہ ۹

انعام کے علاوہ جوش دلا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ مخالفین کو جوش بھی دلا یا۔ چنانچہ اعجاز احمدی کے متعلق فرماتے ہیں۔ پھر اگر بیس دن میں جو کبیر شدہ کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائیگی۔ انہوں نے اس تصدیقہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو یوں سمجھو کہ میں نیت و نایود ہو گیا۔ اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیے۔ کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عداوت رکھی کی۔ تو نہ صرف دس ہزار روپیہ کے انعام سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لغتیں ان کا ازل حصہ ہو گا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۹)

مخالفین کی ناکامی کا اعلان

اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں:-
 رد کیوں۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں صادق ہوں۔ تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔
 یاد جو اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی نشان پر اپنی صداقت کا دار و مدار رکھا۔ اور فرمایا۔ اگر اس کا کوئی جواب دے گا۔ تو یوں سمجھو۔ کہ میں نیت و ناکو ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ مخالفین کی طرف سے شرائط کے مطابق کوئی جواب نہ لکھا گیا۔

اعجازِ مسیح کے متعلق حلیج

دوسری کتاب جس کے متعلق حلیج دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجازِ مسیح تصنیف فرمائی۔ اور اس کے جواب کے لئے ۵۰ صد روپیہ بطور انعام مقرر فرمایا۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمادیا۔ فائدہ کتاب لیں لہ جواب و من فتاہ للجبواب فسوف یدری اللہ تشدیم و تدمیر (سرورِ حق) کہ یہ وہ کتاب ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اگر اس کا کوئی جواب دینے کے لئے کھڑا ہوگا۔ تو وہ دیکھ گیا۔ کہ کس طرح شرمندہ اور ہلاک کیا جائے گا۔
 یہ وہ معیار ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ آپ نے عرب و عجم کے علماء اور ادیبوں کو مقابلہ کے لئے بلا یا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دنیا کی سب طاقتیں ہیج ہو جاتی

رہی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ایچ ہو گئیں۔ انسانی کلام اور اپنی تائید یافتہ کلام میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ انسانی کلام کا مقابلہ انسانی کلام کر سکتا ہے۔ اور کوئی شخص اپنے کلام کو بے مشابہت کہہ سکتا۔ سوائے اس کے جس کے کلام کو تائید الہی حاصل ہو۔

انجیل کا بیان

انجیل میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:-
 "پادروں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ جیسا یہ انسان کرتا ہے" (یوحنا ۷)
 اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام کا اپنے اندر معجزانہ اثر رکھنا مستحکم کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔ پس جہاں مسلمانوں اور دیگر اقوام کو اس دلیل اور معیار پر غور کرنا چاہیے۔ وہاں عیسائیوں کے لئے بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے:-

نار و وال میں حرار کی بدبانی

۳۔ ۱۴ اگست کی درمیانی شب حرار کا ایک جلسہ بستری منڈی میں شروع ہوا۔ جس میں عبدالرحیم احمادی نے تقریر کی۔ اور کہا۔ یہ جلسہ فیض الحسن سجادہ نشین کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اظہارِ ناراضگی کرتا ہے اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلافتِ سنت و بدبانی شروع کر دی۔ اور کہا۔ ہم اس انگلی کو جو نبوت کے لئے اشارہ کرے گا ٹھکڑے ہم ایسے آدمی کو جو دعویٰ نبوت کرے۔ قتل کر دیں گے۔ دیکھو حضرت ابو بکرؓ نے سید کو جو کاذب نبی تھا قتل کر دیا۔ پس جموٹے نبی کو قتل کرنا ایمانیات سے ہے۔ ڈارٹری نوٹ کر لیں۔ اور مرزائی اور مرزائی نواز سن لیں کہ ہم کسی مرزائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے آج نار و وال میں مجلسِ حرار کی برکت سے مرزائی مریضی ہے۔ اسی طرح ہم مرزائیت کو مٹا کر چھوڑینگے۔ بہت کچھ بدبانی کرنے کے بعد جب تقریر ختم کی۔ تو انسپکٹر صاحب نار و وال۔ اور چند نیلی پوشوں نے اجازت مقرر پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے کہا۔ آپ کجا لیاں اور خوش کلامی؟

تبلیغِ اندون میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور
 ماہ جولائی کی تبلیغی رپورٹیں مندرجہ ذیل حلقوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔
 (۱) دہلی دروازہ - (۲) موچی دروازہ
 (۳) بھائی دروازہ (۴) نید گنبد۔
 (۵) مزنگ - (۶) گراھی مشاہو۔
 اور (۷) گنج بند

۶۴۔ احباب نے منظم طریقہ سے تبلیغ کی۔ اور اس طرح ۹۳۔ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۳۶۶۔ احباب کو غیر منظم طریقہ سے تبلیغ کی گئی۔ ۱۸۔ احباب نے ۳۸۔ خطوط لکھ کر تبلیغ کی۔ کل ۴۷۸ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ جن میں ۴۶۶۔ مسلمان ۱۵۔ ہندو۔ ۲۔ عیسائی۔ ۹۔ سکھ۔ اور ۶۔ غیر مبایعین تھے۔

۱۶۰۰۔ کاپیاں ٹائی کورٹ کے فیصلہ کی۔ اور ۲۵۰۰۔ متفرق طریقہ سے تقسیم کئے گئے۔ دینس پورہ اور گنج میں پبلک اجلاس ہوئے:-

ایک شخص نے جو قلعہ گوجر سنگھ میں رہتا ہے۔ بیت کا خط حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا:-

مولوی غلام احمد صاحب تجاہ نے دو دفعہ خطبہ حجبہ میں تبلیغ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تبلیغی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور ماہوار اجلاس میں خاکسار نے انفرادی تبلیغ اور تبلیغ ندریہ خطوط کی اہمیت بیان کی:-

خادم عبدالکریم سکری تبلیغ لاہور۔
 قلعہ سوہا سنگھ

۲۸۔ جولائی کو جلسہ کا انتظام کر کے اشتہار لگایا گیا۔ اور ڈھنڈورا بھی بجا دیا گیا۔ مخالفین کی طرف سے ایک اشتہار لگایا گیا۔ کہ جو مسلمان جلسہ میں شریک ہوگا۔ اس کا حقہ پانی تیکر دیا جائے گا۔ عصر کے بعد قریباً ۶ بجے جلسہ شروع ہوا۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے راجیاتی مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا کے موضوع پر تقریر

کی۔ باوجود اشتہار کے روکنے کے کچھ مسلمان آگئے۔ اور ابھی بھٹوڑی دیر ہی گزری تھی۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اشتہار لگایا تھا۔ خود آگئے۔ کہ کوئی فتنہ کھڑا کریں۔ ابھی تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہمیں سوال و جواب کا موقع دیا جائے۔ ہم نے انہیں موقع دیا۔ لیکن سوائے شور و شر کے اور کچھ نہ کر سکے اور مغرب کی اذان تک اسی طرح شور مچاتے رہے۔ جس کو تمام غیر مسلم اصحاب اور انصاف پسند مسلم اصحاب نے بہت ناپسند کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب کے لئے جلسہ بند کیا گیا۔ نماز کے لئے جیب ہمارے دو سنتوں سے مسجد میں جاتا چلا۔ جہاں پہلے عصر کی نماز ادا کر چکے تھے۔ تو مخالفین نے مسجد پر پیرہ لگا دیا۔ تاکہ کوئی احمدی مسجد میں داخل نہ ہو۔ آخر ہم نے باسری چٹائیوں پر نماز ادا کی۔ اور کھانا کھانے کے بعد جلسہ شروع کر دیا پھر وہی لوگ فساد کی غرض سے تیار ہو کر آگئے۔ اور ادھر ادھر سے آواز کتے رہے۔ جب مولوی دل محمد صاحب تقریر کے سلسلے کھڑے ہوئے۔ تو شور مچانے لگ گئے۔ جب انہیں سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ تو ایک دو دفعہ سوال کرنے کے بعد تالیماں سجانی اور شور و غل کرنا شروع کر دیا۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔ مولوی صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات کی حقیقی تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے وضاحت سے بیان کی جس کو کسب و غیر مسلم حضرات نے بہت پسند کیا۔ آخر میں مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل نے مختصر تقریر من اظلم من منعم مساجد اللہ کے متعلق کی۔ اس کے بعد جلسہ بند ہوا ختم ہوا۔ دوسرے دن صبح چوہدری محمد رمضان صاحب برادر خورد چوہدری فیروز الدین صاحب میونسپل کونسل نے بیعت کر لی

نار و وال میں تبلیغ کی گئی۔ اور اس کے جواب کے لئے ۵۰ صد روپیہ بطور انعام مقرر فرمایا۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمادیا۔ فائدہ کتاب لیں لہ جواب و من فتاہ للجبواب فسوف یدری اللہ تشدیم و تدمیر (سرورِ حق) کہ یہ وہ کتاب ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اگر اس کا کوئی جواب دینے کے لئے کھڑا ہوگا۔ تو وہ دیکھ گیا۔ کہ کس طرح شرمندہ اور ہلاک کیا جائے گا۔

۴۴۔ ۱۴ اگست کی درمیانی شب حرار کا ایک جلسہ بستری منڈی میں شروع ہوا۔ جس میں عبدالرحیم احمادی نے تقریر کی۔ اور کہا۔ یہ جلسہ فیض الحسن سجادہ نشین کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اظہارِ ناراضگی کرتا ہے اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلافتِ سنت و بدبانی شروع کر دی۔ اور کہا۔ ہم اس انگلی کو جو نبوت کے لئے اشارہ کرے گا ٹھکڑے ہم ایسے آدمی کو جو دعویٰ نبوت کرے۔ قتل کر دیں گے۔ دیکھو حضرت ابو بکرؓ نے سید کو جو کاذب نبی تھا قتل کر دیا۔ پس جموٹے نبی کو قتل کرنا ایمانیات سے ہے۔ ڈارٹری نوٹ کر لیں۔ اور مرزائی اور مرزائی نواز سن لیں کہ ہم کسی مرزائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے آج نار و وال میں مجلسِ حرار کی برکت سے مرزائی مریضی ہے۔ اسی طرح ہم مرزائیت کو مٹا کر چھوڑینگے۔ بہت کچھ بدبانی کرنے کے بعد جب تقریر ختم کی۔ تو انسپکٹر صاحب نار و وال۔ اور چند نیلی پوشوں نے اجازت مقرر پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے کہا۔ آپ کجا لیاں اور خوش کلامی؟

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف فتویٰ تکفیر میں جارحانہ اقدام علمائے کبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

”زمیندار“ کے ”مزدائی نمبر“ میں احمدیت کے متعلق وہی پرانے اور فرسودہ اعتراض دوہرائے گئے ہیں۔ جو مخالفین احمدیت اپنی ہرٹ دھرمی اور کور باطنی کے باعث کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کے ہماری طرف سے بار بار جواب دیئے جاچکے ہیں۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ”زمیندار“ کی اس ناکام سعی پر کچھ روشنی ڈال دی جائے۔

زمیندار کے ایک مدیر معاون نے مغرب گویدہ مسلمانوں کے دو اعتراض اور ان کے جواب ”کے زیر عنوان مسلمانوں کو بڑھ خود اس ”دھرم باطل“ سے نکلانے کی پیش کی ہے۔ کہ علماء اسلام مزائیوں کو کافر قرار دیکر ملت اسلامیہ کو اپنے قابل اعتنا جزو سے محروم کر رہے ہیں ”چنانچہ لکھا ہے ”مزاحمتیوں نے سب سے پہلے دنیا کھن کر ڈالوں مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ جو آپ کی خود ساختہ نبوت کے قائل نہیں ہیں“

اس کے بعد کئی علماء کے طریق عمل کو جان کر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے ”علماء اسلام کا فتویٰ تکفیر مزاحمتیوں کی تکفیریت کے جواب میں تھا۔ لیکن جارحانہ اقدام کو تو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اور دفاعی کوشش کے خلاف زمین و آسمان کے قلابے ملائے جارہے ہیں“

معلوم ہوتا ہے ”مدیر معاون“ نے یا تو دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر اس کی جہالت اور لاعلمی کا یہ عالم ہے۔ کہ اُسے اتنا بھی معلوم نہیں کہ ”جارحانہ اقدام“ کس طرف سے ہوا۔ اور ”دفاعی کوشش“ کس نے کی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تکفیر تین بیق کے فتویٰ میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ بلکہ اولاً خود علمائے

نے آپ کو کافر قرار دے کر اپنے کفر پر ہم تصدیق ثبت کی۔ پس فتویٰ کفر کے متعلق جارحانہ اقدام علماء سنیوں کی طرف سے تھا نہ کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے۔ اور آپ اس بات کو خود وضاحت سے بیان فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی ص ۱۲ میں اس الزام کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”پہلے ان لوگوں نے میرے پر کفر کا فتویٰ تیار کیا۔ اور قریباً دو سو مولویوں نے اس پر مہریں لگائیں۔ اور میں کافر ٹھہرایا گیا اور ان فتوؤں میں یہاں تک تشدد کیا گیا۔ کہ بعض علمائے یہ بھی لکھا۔ کہ یہ لوگ کفر میں یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں اور عام طور پر یہ فتوے دیئے۔ کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ ان کا مال چرانا درست ہے۔ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں“۔ اس کے بعد ان مولویوں کے اقتراء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ”پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو۔ کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگانے ہیں۔ کہ گویا ہم نے میں کروڑ مسلمانوں اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تفسیق میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے۔ اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔۔۔۔۔ کیا کوئی سولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو۔ تو وہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوتیج لیں۔ کہ

یہ کس قدر حیات ہے۔ کہ کافر تو ٹھہرا دیں آپ۔ اور پھر ہم پر یہ الزام لگا دیں۔ کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر حیات اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزا ہے ہر ایک عقلمند سوتیج سکتا ہے اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ وہی الزام اور اقتراء جس کی تردید حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام توحی کے ساتھ اپنی تحریروں میں فرما چکے ہیں۔ آج مدیر معاون زمیندار کمال دیدہ دلیری سے دوہرا رہے ہیں۔ اور پھر اُسے سلیم الفطرت اور روشن خیال مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے ان سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ مولویوں کی جارحانہ تکفیر بازی اور نفاق انگیزی کو مدافعتاً ہیو پر محمول کریں گے۔

سبوت عقل زحیت کہ میں چاہوں تو سبھی است حضرت سید محمد علیہ السلام ایک اور جگہ تشریح فرماتے ہیں ”میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے سینے خود کافر نہ بنا لیں۔ سو اس معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے ہے کہ انہوں نے مجھ کو کافر کہا۔ میرے لئے فتویٰ تیار کیا۔ میں نے سبقت کر کے ان کے لئے کوئی فتویٰ تیار نہیں کیا“

(تریاق القلوب ص ۱۳)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ مخالف مولوی حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کا فتویٰ دے کر جارحانہ اقدام کے مرتکب ہوئے۔

مضمون نگار مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کے ایک اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے ”جدید انجیال حضرات کی طرف سے علماء امت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو دوسرے فرقہ کے تیر تکفیر سے محفوظ رہا ہو۔ اگر بعض اہلسنت والجماعت شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو بعض شیعہ علماء سنیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں اور بریلویوں۔ اہل حدیث اور اہل قرآن

کے مابین مبادلہ تکفیر ہوتا رہتا ہے۔ اس الزام کی واقعیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ان تمام فرقوں کو جب مرکز رسالت کی طرف بلا یا جائے تو حضور علیہ السلام کی عقیدت ان کے تمام اختلافات کو ختم کر دے گی“ مختلف فرقوں کی باہمی تکفیر بازی کی واقعیت سے مضمون نگار کو مجال انکار نہیں۔ لیکن باوجود اس کے اس کی خوش فہمی کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو کافر۔ ملحد۔ زندقہ بلکہ واجب القتل قرار دے چکے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ایک طرف واقعہ بدین اور آئین باہر کہنے والا مشرک اور دوسری طرف اپنے غیر مسلم استاد کو عورت کے طور پر تاذ کہنے والا۔ موزوں پر مسیح کرنے سے انکار کرنے والا۔ عالم کو غولیم اور مولوی کو شولوی کہنے والا کافر ہے۔ ان کے متعلق یہ سمجھنا۔ کہ وہ ایک اشارہ سے ایک لفظ پر مکرزی پر جمع ہو جائیں گے۔ اگر یہ ممکن ہے تو کیوں ان کو مرکز رسالت کی طرف بلا کر ان کے تمام اختلافات کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔ اور اس کے لئے کون سے وقت کا انتظار کیا جاتا ہے۔

مختلف فرقوں کے درمیان کفر بازی کا یہ عالم ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت کہتے ہیں۔ اہلبیت کا فر اور واجب القتل ہیں (رد تیسرا ص ۳) اور شیعہ کہتے ہیں۔ سوا فرقہ اثناعشریہ امامیہ کے کوئی ناجی نہیں (حدیقہ شہداد ص ۶۵)

مقلدین کہتے ہیں۔ غیر مقلد اہلسنت سے خارج بلکہ رافضیوں اور خارجیوں کی طرح ہیں۔ نہ انکے پیچھے نماز درست۔ نہ ان سے مخالفت اور مجالست درست (انتظام المساجد ص ۸) اس کے بالمقابل غیر مقلد کہتے ہیں کہ مقلدین کے عقائد موجب شرک ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنی مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہئے“ (مجموعہ فتاویٰ ص ۵۵۵)

جن لوگوں کی تکفیر بازی کی یہ حالت ان کے متعلق یہ کہنا کہ ایک اشارہ سے ان اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ صریح دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں تو اور کیا ہے؟

ظلی نبوت اور غیر تشریحی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

”اے عاقلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے“ (تجلیات الہیہ)

(۲)

بغیر شریعت کے نبی

مصنوع نگار صاحب پیغام صلح میں تھکانہ انداز میں فرماتے ہیں۔ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت اور جس کو بغیر شریعت کے نبی کہا جائے گا۔ اس سے مراد محدث اور مجدد ہوگا۔ یا غوث قطب اور اولیائے امت سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۸ء میں فرمایا ہے۔ کہ محی الدین ابن عربی کا مذہب ہے نبوت تشریحی بند ہے مگر غیر تشریحی جاری ہے مگر ہمارا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ لیکن مصنوع نگار کے نزدیک جب غیر تشریحی نبی سے مراد محدث مجدد ہو یا غوث قطب یا اولیائے امت سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ تو اس حوالہ سے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے محی الدین ابن عربی کی تردید میں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ غیر تشریحی نبوت بھی بند ہے۔ کیا یہ نتیجہ نہ نکال دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مجدد اور محدث قطب غوث بھی کوئی نہیں آسکتا۔ کیونکہ بقول مصنوع نگار مجددیت اور محدثیت غیر تشریحی نبوت ہے۔ اور بدر کے حوالہ کے رد سے یہ بھی بند ہے۔

حوالہ کی تشریح

بدر کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اگر یہ دیکھا جائے تو کھل کر نظر آئے گا۔ جس کے متعلق دیگر حوالہ جات پیکرہ کو لکھ کر نکال دیا گیا ہے۔ تو سنئے یہ حوالہ خود تشریح طلب ہے۔ کہ اس میں غیر تشریحی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی کیا مراد ہے۔ بہر حال بدر کا یہ حوالہ اگر مکمل ہے تو تشریح طلب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود

کے لئے محض بروز ظلیت اور فانی الرسول کا دروازہ کھلا ہے“

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج ظاہر ہیں۔

(۱) پہلے نبی نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہلائے نہ کہ شریعت لانے کی وجہ سے
(۲) یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں اس امت کو ملنے کا بھی وعدہ ہے۔

(۳) علوم غیب کا دروازہ حسب آیت لا یظہر علی غیبہ احداً الا بجز نبی اور رسول کے دوسروں پر بند ہے۔
(۴) مصطفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔

(۵) آیت انعمت علیہم گواہ ہے۔ کہ یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اس امت کو بھی ملے گا۔

(۶) حسب منطوق آیت مصطفیٰ غیب نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔

(۷) یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اسکا طریق براہ راست بند ہے
(۸) یہ مصطفیٰ غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔

(۹) اسی موہبت کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اب صرف فانی الرسول بروز اور ظلیت کا دروازہ کھلا ہے۔

(۱۰) اس امت میں جو نبوت ملے گی۔ نقص نبوت کے لحاظ سے وہی نبوت ہوگی جو پہلوں کو ملی۔ موہبت ایک ہی ہے طریق حصول مختلف ہے۔

۱۱۔ بروز ظلیت اور فانی الرسول اس موہبت کے حصول کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے بطور دروازہ کے ہے نہ کہ انتہائی منزل مقصود کا مقام
اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں۔

”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے نہ فعلی جس سے ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کبیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور غیر لفظ ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو

علیہ السلام کی دوسری تحریرات کی روشنی میں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس جگہ مراد غیر تشریحی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی براہ راست نبوت ہے نہ کہ نبوت بالواسطہ۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر اور تجلیات الہیہ کی تحریر میں جس میں آپ نے لکھا ہے۔ ”شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ مگر بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو“ ایسا ناقص تسلیم کرنا پڑے گا۔ جس میں تطبیق کی کوئی صورت نہ ہوگی غیر تشریحی نبی بھی نبی ہوتا ہے اب رہا یہ کہ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت۔ سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہر نبی شریعت نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں بلکہ یہ صرف ایک موہبت ہے۔ جس کے ذریعہ امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ (اشہار ایک غلطی کا ازالہ) پھر اسی اشہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ ”یہ ضرور یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پاپکے۔ پس مجددان کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن مجید بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علی غیبہ احداً الا من اذن من ربہ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصطفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہ دیتی ہے۔ کہ ہر مصطفیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصطفیٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت

کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی مگر خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوا۔ پس وہ نبی کہلائے۔

پھر غیبیہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۵ پر نبی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا تابع نہ ہو“

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں۔ بلکہ نبی بغیر شریعت کے بھی ہو سکتا ہے اور وہ نبی بھی ہو گا نہ کہ محض مجدد اور محض ولی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کوئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ ان پر مخرجات کھولائی تھیں۔ نیز یہ کہ وہ مسیحا علیہ السلام کے آخری خلیفہ تھے۔ اگر ضرورت پڑی تو اس کے متعلق بھی نشانہ اور حوالہ جات پیش کر دیئے جائیں گے۔ پس ان حوالہ جات کی موجودگی میں مصنوع نگار کا یہ قول جہاد منشیو ما ہوگی۔ کہ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت

قلت تدبیر کا نتیجہ

مصنوع نگار صاحب مجھ پر قلت تدبیر کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جس نبی نے دنیا کو خدا کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچانا۔ اس کی شریعت آوری کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر کہو صرف اصلاح اور تجدید کی ضرورت ہے۔ تو یہ منصب تو مجدد کا ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔ بغیر شریعت کے نبی کی مثال نواب بے ملک کی ہے۔ جو بے صرف ہے۔ اب ظاہر ہے کہ غیر باعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور مجدد مانتے ہیں۔ اور نبی غیر تشریحی سے بھی مراد محدث اور مجدد ہی سمجھتے ہیں۔

پس اگر غیر تشریحی نبی بے معرفت وجود ہے تو کیا خدا تعالیٰ نے تعویذ باللہ ایک بے معرفت وجود کو ہمارے لئے تعبیر یا بے معرفت اس چیز کو کہنے میں جو کوئی کام نہ دے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محدث و غیر تشریحی نبی ہو کہ بے معرفت تھے تو ان کا بیہینا عبت ہو۔ اس طرح تعویذ باللہ خدا تعالیٰ کو ایک عبت فعل کا مترسب قرار دینا پڑے گا۔

مسیح موعود نے منصب نبوت پایا۔ پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض مجدد ہی تھے۔ اور نبی نہ تھے تو خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے آپ کو بار بار باری کے نام سے پکارا۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا تھا کہ کام تو اس کا صرف اصلاح اور تجدید دین ہے لہذا میں نے نبی کیوں پکاروں۔ مگر نہیں خدا جانتا تھا اس وقت اسلام کے لئے کمال تجدید کی ضرورت ہے۔ اور اس کام کی نوعیت کو مد نظر رکھ کر اس وقت ایسے ہی مجدد کی ضرورت ہے جو منصب نبوت بھی رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہام سے بتایا کہ آپ کو منصب نبوت بھی عطا کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔ حقیقتہ الوحی ص ۹۵ پر آپ کا الہام اللہ تعالیٰ ان اللہ علی کل شیء قدیر یلقى الروح علی من یشاء من عباده کل بركة من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اے معترف کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔"

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر منصب نبوت پایا کا الہام دعویٰ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی الہام نے بتا دیا کہ یہ منصب آپ کو محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا نتیجہ ہے۔

متعدد اصطلاحات کی ضرورت پیغام صلح کے مضمون نگار صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بھائی اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی حقیقت نبی تھے۔ تو انہیں صاف کہنا چاہئے تھا کہ میں نبی ہوں۔ متعدد اصطلاحات اختراع کرنے کی ضرورت تھی۔ پھر آگے فرماتے ہیں غرض اس قدر اصطلاحات کے وضع کرنے سے تو نبوت کی حیثیت مشتبہ ہو جاتی ہے جیسا کہ فی الواقعہ ہوئی۔ ایک متلاشی حق کے سامنے اگر مرزا صاحب کو بحیثیت نبوت یا محدثیت پیش کیا جائے تو کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کی اس کے متعلق امید ہو سکتی ہے مگر جس شخص کے سامنے یہ موٹی موٹی اصطلاحات رکھ دی جائیں وہ تو سہم جائے گا۔ اور کہشش کرے گا کہ قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جائے۔

پیغام صلح ۱۹ جون ۱۹۳۶ء

اگر بہت سی اصطلاحات سن کر متلاشی حق سہم جاتا ہے اور قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جاتا ہے جو چاہئے تو یہ بقا کہ غیر مبایعین کی ترقی کی رفتار مبایعین سے بہت زیادہ تیز ہوتی۔ کیونکہ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف مجد و محدث ہی پیش کرتے ہیں۔ مگر معاملہ عکس ہے کہ لوگ مبایعین کی جماعت میں کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ ہم سے موٹی موٹی اصطلاحات سن کر سہم جاتے اور دور بھاگ جاتے لیکن عجیب بات ہے کہ زیادہ دور وہ ان لوگوں سے بھاگتے ہیں۔ جو ان موٹی موٹی اصطلاحات کو پیش نہیں کرتے۔ اور ان کی حالت لٹن تعداد و قدرت کی مصلحت ہو رہی ہے لیکن مبایعین خدا کے فضل سے دن دردن ترقی کر رہے ہیں۔ پھر اگر ان موٹی موٹی اصطلاحات سے ان سہم کر دوں دور بھاگ جانا ہے تو یہ بتایا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ موٹی موٹی اصطلاحات اختراع کر کے کیوں اپنی کتب میں پیش کیں کیا اس لئے کہ لوگ آپ سے دور بھاگ

جائیں یا قریب آئیں۔ حق بات یہ ہے۔ کہ امتی نبی یا ظلی نبی وغیرہ کی اصطلاحات مسیح موعود علیہ السلام نے دور بھاگنے کے لئے بیان نہیں فرمائیں بلکہ قریب آنے کے لئے بیان فرمائیں اور اسے بیان فرمائیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھ لے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پہلے انبیاء کو اس قسم کی تو جہیات کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی نبوت براہ راست تھی۔ اور ان کی کتابیں اس امر پر گواہ تھیں کہ انہوں نے انعام نبوت کسی پہلے نبی کی پیردی سے نہیں پایا لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کو سمجھانے کے لئے یہ اصطلاحات وضع نہ فرماتے تو لوگوں کے لئے غلط فہمی کا امکان ہو سکتا تھا۔ کہ شاید یہ بھی براہ راست نبی ہیں۔ کیونکہ تمام پہلے انبیاء ہمیشہ براہ راست ہی مقام نبوت حاصل کرتے رہے ہیں۔ پس یہی شریعتوں میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہ تھا۔ ہاں قرآن شریف نے یہ امر واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبوت ملنے والی ہے۔ وہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے اور کوئی مل سکے گی جیسا کہ فرمایا۔ من یطع اللہ والرسول فادلک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ۔ پس یہ کہنا کہ قرآن مجید میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہیں سحت غلطی ہے اسی بالواسطہ نبوت کا مقام سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اصطلاحات وضع فرمائی ہیں۔ اور یہ اصطلاحات منطوق قرآن کے مطابق ہیں نہ کہ مخالف۔ اگر یہ اصطلاحات قرآن کے خلاف ہوتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں کیوں اختیار فرماتے ہیں مضمون نگار صاحب کا یہ خیال باطل ہے کہ قرآن مجید میں ان اصطلاحات و صیح کذہ کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

متعدد اصطلاحات اور احترام نبوت مضمون نگار صاحب نے اپنے اس مضمون میں ایک کام کی بات بھی لکھی ہے اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نبوت کے احترام کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا ہے نہ کہ استخفاف کے لئے (پیغام صلح ۱۴ جون ۱۹۳۶ء)

واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احترام نبوت کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا۔ نہ کہ استخفاف نبوت کے لئے۔ پس جب یہ اصطلاحات استخفاف نبوت کے لئے نہیں۔ تو جس مامور پر یہ اصطلاحات صادق آئیں اس کی نبوت کو غیر نبوت قرار دے کر آپ لوگوں کو نبوت کا استخفاف کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ پھر جو اصطلاحات نبوت کا احترام کرنے والی ہوں وہ لوگوں کو ذور نہیں بھگا سکتیں بلکہ قریب لاتی ہیں۔ جیسا کہ عمدہ ادکافی دے رہا ہے۔ کہ مبایعین کے زمرہ میں لوگ بفضل خدا کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ پس یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کی خاطر اور یہ امر سمجھانے کی خاطر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر آپ نبوت کے مدعی نہیں۔ آپ نے ایسی اصطلاحات وضع فرمائیں۔ در نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ سب نبی نبی ہی ہوتے ہیں اس لئے وہ نبی کے لئے نبی کی اصطلاح کو تشریحی الفاظ کے اضافہ کے ساتھ استعمال نہیں فرماتا۔ اسی لئے اس نے جیسے عیسیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یا ایہا النبی کہہ کر نبی کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے پس جب تشریحی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے احترام نبوت کے لئے ایذا کر رہے ہیں۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو عبات کھل گیا کہ نثار نے الہی ہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی میں نہ کہ غیر نبی۔ یہی وجہ ہے کہ کسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق محض نبی کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ تاکہ کوئی بد فہم ظلی نبی۔ در امتی نبی کی اصطلاحات سے آپ کو غیر نبی ہونا نہ سمجھ لے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

بھلو ال سماں ٹاؤن کمیٹی کے انتخابات

ایک آخری فتوے باز کی افسوسناک حرکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابق پریذیڈنٹ کا رویہ
مسلمانوں کے متعلق

باہری میراج صاحب بھروٹی سماں ٹاؤن کمیٹی بھلو ال کی پریذیڈنٹی کے گذشتہ ذہر سے مرے رہے تھے۔ اس طویل عرصہ میں بیس مسلمانان شہر ادنے معاملات میں بھی ان کے علانیہ تعصب و تنگ نظری کا نشانہ بنے رہے۔ ہندوؤں کی کثرت اور منوط انتخاب کی برکات کی وجہ سے یوں تو چھ کی چھ لشتیں ہندوؤں کے قبضہ میں چلی آتی ہیں۔ اور ان چھ ممبروں میں سے ایک ممبر بھی ایسا منتخب نہ ہوتا تھا جو باہری صاحب سے دیانتدارانہ اختلاف بھی رکھ سکے۔ لیکن اس سال خدا نے منطوں کی آہ من کر عیب سے ایسے سامان مہیا کر دیئے۔ جن کی وجہ سے بھلو ال کے کھار ہندوؤں کے چند نہایت ہی شریعت دیانتدار اور غیر تعصب افراد نے باہری صاحب کا سنگم مقابلہ کر کے ان کے اقتدار کو یلایٹ کرنے کا حکم ارادہ کر لیا۔ ستم رسیدہ مسلمان جو اس قسم کے حق کی تانک میں تھے۔ کیسے خاموش رہتے۔ انہوں نے بھی کھار ہندوؤں کی حماقت کی ان کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک

بڑی اکثریت باہری صاحب کے خلاف مئی مسلمانوں کا قابل تعریف باہمی اتحاد اس موقع پر وہاں کے قلیل التعداد اور کمزور مسلمانوں نے مولوی محمد اشرف صاحب خلیفہ جامع مسجد بھلو ال کی قیادت میں باہمی اتحاد اور استقلال کا وہ قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ جس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ اس امید پر کہ اس طرح سے ان کے معائب کا خاتمہ ہوگا۔ ہر ایک مسلمان انجمن اسلامیہ بھلو ال کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے لئے بے تاب تھا۔ الیکشن سے تین روز قبل انجمن مذکور نے اپنے تمام ممبروں اور عام مسلمانوں کے اتفاق سے باقاعدہ ایک ریزولوشن کے ذریعہ یہ متفقہ فیصلہ کر دیا۔ کہ تمام مسلمان اپنے ووٹ کھار پارٹی کے امیدواروں کو دیں۔ جنکو مسلمانان بھلو ال کا کامل اعتماد اور ہمدردی حاصل ہے۔ مسلمانوں کے اس رویے نے مخالفین پر بہت طاری کر دی۔

گجراتی گجراتی مسلمانوں پر
بھیرہ کے مولوی ظہور احمد صاحب گجراتی جو "حزب الانصار" کی نارت کی وجہ سے اپنے آپکو خود ساختہ "فتوؤں کا ماہر" خیال کرتے ہیں۔ ان کے موہبہ میں پانی بھرا آیا۔ وہ اس زہریں موقع سے کیوں محروم رہتے بیتاب

یہ وضاحت فرمادی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اسے امتی نہ کہا جائے جس کے معنی ہیں ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ نہ کہ براہ راست اس سے ظاہر ہے کہ امتی کا لفظ واسطہ کو ظاہر کرنے کے لئے ہرگز کثرت کی نفعی کے لئے۔ فتند بدو کا تکتن من العاقلین :-
خاکسار قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لاہور

بقیہ صفحہ ۱۰
اگر میں اس سے انکار کر دوں تو میرا گناہ ہوگا۔" آخری کتب مندرجہ اخبار عام پھر فرماتے ہیں :-
"اے غافلو تلاش تو کرد شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نئی قائم ہو گیا ہے۔"
ان ہر دو مقامات پر حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے مخصوصی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور ظلی واسی وغیرہ کا لفظ ساتھ نہیں بڑھایا۔ ہاں دوسرے حوالہ میں آگے چل کر حاشیہ میں آپ نے

ہو گئے۔ باہری صاحب بھی اپنے مولن کی فتوے بازی سے کیونکر مستفید نہ ہوتے۔ فوراً دربار حزب الانصار ٹیک رسائی حاصل کی بسلسلہ گفتگو کا یاب ہوا۔ اور الیکشن سے دو روز پیشتر گجراتی صاحب ایک خاص پروگرام کے ماتحت "فتوؤں کا تباہ کن گرز" ہمراہ لائے مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ پر ایک علہ آور کی حیثیت سے عازم بھلو ال ہوئے مسلمانوں کے استقلال پر جب سرسری نظر ڈالنے پر گجراتی محسوس ہوئی۔ تو تنہائی میں باہری پارٹی سے ساز باز کرنے کی غرض سے ملحقہ مواضعات مثلاً اللہانی اور مٹی لوزن شریعت لائے گئے۔ دوسرے روز دوپہر کے وقت کھار پارٹی کو اطلاع ملی کہ گجراتی صاحب و عظم کے بیان سے مسلمانوں کے اندر تفرقہ انشاق پیدا کرنے کی خاطر آج وارد ہونے والے میں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باہری صاحب کے نام کوٹ مومن سے ایک آدمی کا تار موصول ہوا۔ جس میں گجراتی صاحب کے لئے موٹر روانہ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باہری صاحب نے اسی وقت کا روانہ کر دی بسا سہ ہی عمر کے وقت گجراتی صاحب کا اپنا ایک فتوہ مولوی محمد اشرف صاحب کے نام بدیں غرض پہنچا۔ کہ میں رات کو بھلو ال پہنچ جاؤنگا۔ وعظا کی ڈونڈی پو ادد۔ چونکہ کار پہنچ چکی تھی اس لئے آپ معررہ وقت سے بہت پیشتر مسجد میں جلوہ افروز ہو گئے۔ مسلمانان ملاقہ جنہیں اگلی صبح میدان انتخاب میں مقابلہ کے لئے انتظامات کی تیاری کرنی تھی۔ بھلا اس بے موقعہ وعظا کو کیوں سنتے۔ تاڑ گئے کہ گجراتی صاحب ہمارے قیمتی وقت کو بھی ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ادھر گجراتی صاحب نے اپنے مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر سر کردہ جماعت سے بحث و تمحیص کا بازار گرم کیا۔ کبھی باہری صاحب کی تعریف کے پل بانڈھتے۔ کبھی ان کے تقاضوں کو تسلیم کر کے آئندہ بہتر سلوک کی امید دلاتے۔ کبھی باہری صاحب کے اثر و اقتدار کا رعب دے کر ان کی مخالفت کے خطرناک نتائج کی بھولے بھائے مسلمانوں کو دھمکی دیتے۔ لیکن ان تمام دھمکیوں کا مسلمانوں کے مونسانہ استقلال پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے انجمن کے فیصلہ کے بعد کسی بیرونی تجویز کو پریشہ

مذکورہ پوسٹر باہری صاحب کے "الیکشن پروپیگنڈا پیفلٹ" کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی طبع سے تیار کی ہوا تھا۔ مقام تعجب ہے۔ کہ مسلمانان بھلو ال کے قطعی فیصلہ کے بعد باہری کسی شخص کو عین الیکشن کے موقع پر دورہ کرنے اور "فتوے عام" کے عجیب نام سے ایسا بھم پھیلنے کی کیوں رشتہ محسوس ہوئی۔ جس کا انجمن کے فیصلہ کو پاش پاش کرنا یعنی خدا۔ یہ کونسا شرعی مسئلہ تھا۔ اور کس شرعی کتاب کی ورق گردانی کر کے انجمن سے مشورہ لئے بغیر ایسے دلکش اور پُر فریب مگو بظاہر غیر جانبدارانہ فتوے کو صادر کرنا غرض خیال کر لیا گیا۔ کہ تمام غیر مسلم جمیثیت غیر مسلم مساوی ہیں۔ مسلمان جس سے اپنا فائدہ سمجھیں۔

کے برابر بھی وقت دینے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ عشا کی نماز کے بعد گجراتی صاحب نے وعظ کا ارادہ کیا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ تمام نمازی مسجد کو خالی کر کے انتظامات انتخاب میں مشغول ہو گئے ہیں۔ اب گجراتی صاحب کو مسجد میں کیا کام تھا۔ ذات کو ہی کہیں رفتو چکر ہو گئے۔ اور مسلمانوں کو اس مصیبت میں مبتلا کر گئے۔ کہ رات بھر بیمار سے گجراتی صاحب کے پیدا کردہ زہریلے اثر کا عوام کے دلوں سے ازالہ کریں۔

بلوچی صاحب کی فتوے بازی
گجراتی صاحب اپنے اس آخری حربہ کو استعمال میں لانے کے لئے مضطر ہو گئے جس کی تیاری انہوں نے احتیاطاً پہلے ہی کر رکھی تھی۔ الیکشن کے روز علی الصبح سنتوی عام کے عنوان سے ایک پوسٹر جس کے ایچے "ظہور احمد گجراتی امیر حزب الانصار" لکھا تھا۔ بھلو ال کے محلی کوچوں میں جا بجا چسپاں کیا جا رہا تھا۔ اور اس کو لگانے والے وہ روزی تھے جو باہری صاحب کی دکان داغ بھیرہ پر بیٹھے ہیں۔ اور گجراتی صاحب کے حواری ہیں۔

مسٹر گاما کی ضمانت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے چند روز پہلے میں نے لکھا تھا کہ مسٹر گاما کی گرفتاری اور ضمانت کے متعلق کچھ مسلمان لیڈروں نے جو شور مچا رکھا ہے۔ اس سے مسٹر گاما کی امداد اس قدر مقصود نہیں جس قدر اپنی ذات کا پراپیگنڈا مقصود ہے۔ گذشتہ چند روز کے واقعات نے اس بات کو عیاں طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اور اب مسلمان بھی اس بات کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ انقلاب نے لکھا ہے کہ:-

"لاہور میں جب مسٹر گاما کی ضمانت کا مسئلہ درپیش ہوا تو حاکم عدالت نے سپاس نثار کی بجائے ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور مسلمان کارکنان قومی دربار نے لگے لگے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا اور مسلمانوں میں سے ایک نو حضرات کو ضمانت پر آمادہ کریں۔ اکثر دور اندیش اصحاب نے تو صاف گمراہی دیکھی کہ صاحب ہم اس ضمانت کے قصے سے باز آئے۔ . . . بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی دو لاکھ روپیہ اور اس کا احساس کر کے اور مفت کی تحسین حاصل کرنے کے لئے وعدہ کر لیا کہ بہت خوب میں کل۔ ان کے عدالت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اور ضمانت دید ونگا۔ آپ بالکل بے فکر رہیں لیکن گیم گاما اور مسٹر حمید فطرت ان کی کے تلون کے لئے ہمارا منظر دیکھ چکے تھے۔ اس لئے وہ بے فکر نہ ہوئے اور ضمانتوں کی تلاش جاری رہی۔"

سیاست نے تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت، انکشافات کئے ہیں۔ اس کا بیان ہے . . . عدالت شن میں اسل دائر کیا گیا تو سبکدوش اس بات پر آمادہ نظر آتے تھے لگ بھگ لاکھ روپیہ کی ضمانت بھی ہوتی تو سب سے اعلیٰ کو بیٹھے۔ ایک رئیس نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ اپنی جائیداد تک فروخت کر دینا یہ بلکہ بالکل عادی سن کر عادی عادی بند ہو گئی۔ لیکن ان زبانی جمع خرچ کو نیواؤں کو یقین تھا کہ مسٹر گاما کی ضمانت تو ہوگی نہیں پھر کیوں نہ مفت کر مہم دشمن والا معاملہ کریں۔ شاید آئندہ انتخابات میں یہ پیرزادہ سے اللہ کی مہربانی اور دوسرا شہر کی بدقسمتی سے گاما کی درخواست منظور ہو گئی پس پھر کیا تھا اپنے ڈربوں میں گھس گئے۔ . . . مسٹر حمید ایک رئیس کے دروازے پر گئے اور انہیں ضمانت دینے کے لئے کہا۔ لیکن سب نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ شہتے میں کہ بعض سربراہ اردوں کا رویہ نہایت غیر شریفانہ تھا۔ وہ بزرگ اپنی جائیداد تک فروخت کرنے کو تیار تھے ان کا آج تک پتہ نہیں چلا کہ انہیں زمین کھا گئی یا وہ آسمان کو پرواز کر گئے۔"

یہ تمام شور جتہ آدمیوں نے اپنے ذاتی پراپیگنڈا کے لئے شروع کیا تھا۔ اس کا منہ دھبہ لا اقتباسات سے بہتر اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور جب ان کا یہ راز طشت از بام ہو رہا ہے تو نئے نئے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔ ہر سر غلطی انہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ پہلی انواہ یہ پھیلائی گئی کہ ہندوؤں کا ایک دفعہ مسٹر گاما سے جیل میں جا کر ملا۔ اور ان سے کہا کہ اگر وہ ہندوؤں جاتیں تو ان کی

نہایت ہی حسرتناک رہا۔ یعنی کھار پارٹی کے باقی پانچوں امید دار بڑی شاندار اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو گئے۔ اور باہری صاحب کی ریڈیو ٹیلی ایکسٹ ایک خواب بن کر رہ گئی۔ اب سنا ہے۔ کہ ممبری سے بھی مستحق ہونے کی تجویز پر غور فرما رہے ہیں۔

اتحادی مفتی کی بے ہودگی
تجرب ہے۔ کہ اسلامی پریس کو اب تک کیوں اس اہم معاملہ کی اطلاع نہیں مل سکی۔ وہ کیوں خاموش ہے۔ کیا یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اسلامی جرائد اب دیانتداری کے ساتھ اس اتحادی مفتی کے خلاف زبردست ہدائے احتجاج بلند کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر بھلاؤں کے مسلمانوں کے زخمی قلوب پر ہمدردی کا مہر ہم لگا دینگے۔ ساقی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمانان بھلاؤں خصوصاً مولوی محمد اشرف صاحب خطیب دیہاں محمد صاحب پر ریڈیو ٹیلی ایکسٹ اسلامی بھلاؤں کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ان کی بے نظیر کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کیا جائے جو انہوں نے دو ماہ کی ان ٹھک کو سنوں سے مسلمانان بھلاؤں کے اندر باہمی اتفاق و اتحاد اور استقلال پیدا کرنے کے صلہ میں حاصل کی۔

لیکچر کے موقع پر اہل اسلام نے مولوی ظہور احمد کے خلاف احتجاج بلند کرنا اپنے لئے نامناسب اور مضر خیال کیا تھا۔ لیکن آج اس بھلاؤں میں بگوسی صاحب پر ملامتوں کی بوجھار کی جا رہی ہے جہاں اس سے پیشتر ان پر پھول برسائے جاتے تھے۔ چونکہ خاک ر خود اس لیکچر میں خاص دلچسپی لینے کی وجہ سے ایک چشم دید گواہ ہے۔ اس لئے اگر ضرورت ہوتی۔ تو واقعات اور متقدد تحریروں کی بنا پر مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تمام دیگر راز ہائے سر بستہ کا انکشاف کیا جائیگا۔ انٹ رائٹرز (خاک ر)۔ محمد اقبال پراہد بابلی از مجبیرہ

درخواست اخبار
جمل حسین صاحب ہلا نیکی نال اجباب درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز چاہتے ہیں۔ کہ کوئی دوست ان کے نام کو معرکہ کے لئے

اس کو دوٹ دیں۔ شرفاً کوئی پابندی نہیں کیا بھلاؤں کے مسلمانوں کو اس قدر بے خبرت سمجھ لیا گیا۔ کہ نو برس کے افسوسناک سلوک کے بعد ان میں اس قدر اہمیت بھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچنے سے قبل اپنے ٹیک ویدیا مفید وغیرہ مفید میں تیز کر لیں۔ کیا اس تمیز کے لئے کسی سیرونی نیم حکیم کی ضرورت تھی۔ اور کیا انہیں کاریزو لیونگسٹ ناکافی تھا؟ جب ان سب امور کا جواب نہیں میں ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ ایک الٹا "ہدایت نامہ" غیر مستحق کی حمایت کی خاطر جاری کرنے کی وجہ کیا تھی۔ جو مسلمانوں کی مرضی کے خلاف تھا۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ اتحادی شہرت کی تائید میں مسلمانوں کے منفقہ فیصلہ کو برباد کرنے کی خاطر حسب معمول یہ چال چلی گئی۔ ورنہ عین یوقک کے موقع پر اہل اسلام کو جانتی اور ملی موقتہ سے بے نیاز کر کے انفرادی مفاد کو ترجیح دینے کی طرف راغب کرنے کا مقصد سوائے اس کے کیا تھا کہ مسلمانوں کے اتحاد کو برباد کیا جائے۔ تاکہ وہ منفقہ فیصلہ سے ہٹ کر آپس میں متصادم ہوں۔ کوئی ادھر دوٹ دے۔ اور کوئی ادھر بھی وجہ تھی کہ مہیدان انتخاب میں مخالفین بگوسی صاحب کے فتویٰ کا مضمون بلند آواز سے سنا سنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نتیجہ کیا نکلا

اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ جا رہے مسلمان دوڑوں نے بگوسی صاحب کی آواز پر لبیک کہہ کر باہری صاحب کو دوٹ دے دی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ باہری صاحب صرف دو دوڑوں کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔ اگر بگوسی صاحب ان چار دوڑوں کے انحراف کا موجب نہ ہوتے۔ تو باہری صاحب کو اسی قدر دوڑوں کی کثرت سے شکست نصیب ہوتی۔ اور انہیں پہلے ہی روز میدان ہمیشہ کے لئے خالی کرنا پڑتا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد نیک تھی پر نفس۔ اس لئے باہری صاحب کے لئے بگوسی صاحب کا وجود نامساعد ہوئے رحمت مہیب زحمت ثابت ہوا۔ ان کا انجام

دنیا کے مفویات میں ایک آسان مقوی ایجاو
برقی بام دور حاضرہ کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلہ بہتر ثابت ہو رہا ہے۔ برقی بام سہل الترتیب خوشبودار اور ہر موسم اور ہر عمر میں یکساں مفید باندھنے اور گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا۔ سوزش جلن سے پاک آبلہ و پوست گندگی کی زحمت سے بری۔ اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ منواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص و بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و افعال بد کے اسباب نتائج وغیرہ دور ہو کر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نازک طبع اصحاب کیلئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی کماں بے خوردیہ۔ نوٹ:- شہرت اور رقت کے لئے تحریر کرنے پر املیغی اندرونی خرابیاں دور کرنے کے لئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے۔

پتہ ۱۔ حکیم ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) منحصرا۔ یوپی

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن - اگرگت - ہسپانیہ میں عرصہ ایک ماہ سے جو خانہ جنگی شروع ہے۔ اب زیادہ شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور اس کے خاتمہ کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کل صبح سان سبٹین پر دوبارہ باغیوں کا حملہ شروع ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ باغیوں کے تین ہزار طیارے سان سبٹین کے کوہستانی علاقہ پر بمباری کر کے حملہ میں امداد دی گئے۔

ہمپڈرڈ - اگرگت - مونٹانا ہاؤس کی بغاوت میں حصہ لینے کے لئے دو باغی جرنیل کو رٹ مارشل کے فیصلہ کی رو سے گولی کا نشانہ بنا دئے گئے۔

لاہور - اگرگت - ریسرچ اینڈ اینالیسیس نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ میرٹھ کیس کے امتحان میں کسی لڑکی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تاوقتیکہ اس کی عمر امتحان کے پچھلے روز چودہ سال کی نہ ہو چکی ہو۔ پچھلے چوتھوں کی عمر مقررہ نہ تھی اس لئے بعض کم سن لڑکیاں کالج کے وقت طلبہ کو رٹ ہونے پر مجبور ہوتی تھیں۔

ہانگ کانگ - اگرگت - بحیرہ چین میں تباہی خیز طوفان کی وجہ سے ایک چٹان گر پڑی۔ جس کے نتیجے میں ایک سو چھتیس زندہ رہ گئے۔ فوج نے ایک برطانی جہاز کے چالیس مسافروں کی جانیں بچائیں۔ طوفان نے کینٹن میں شدید تباہی پجالی۔ بہت سے مکانات گر گئے۔ اور کشتیاں تباہ ہو گئیں۔

لنڈن - اگرگت - مراکش کی فوجیں بدبوڑ میں اشتراکیوں کو تہ تیغ کر رہی ہیں۔ سینکڑوں اشتراکیوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ بہتوں کو بیس بیس کی گولیوں میں کھڑا کر کے نشانہ بندوق بنا دیا جاتا ہے اور لاشیں تڑاؤتس کر دی جاتی ہیں۔

روما - اگرگت - ترکی سفیر متعینہ ادیس آباباد اسٹریٹس کی اجازت سے کہ ترکی معاملات میں شہرہ کیلے ہونے کے لئے وطن روانہ ہو گیا ہے۔ یہاں اس واقعہ کی بنا پر یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ ترکی کی طرف سے اطالوی فوجات کو تسلیم کرنے کا پہلا اقدام ہے۔

ہیونچ - اگرگت - معلوم ہوا ہے کہ

فرانس اور بلجیم کی حکومتوں نے میڈرڈ کی حکومت کو تسلیم کرنے اور اسے بھیجے ہیں۔

لاہور - اگرگت - انجمن اسلامیہ لاہور کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اس خبر میں کہ مسجد شاہ چراغ کی واپس کے متعلق حکومت شہر لٹو والگڈاری میں تہہ ملی گئے کے لئے تیار نہیں۔ کوئی حد اقل نہیں۔ حکومت کے ساتھ ہماری گفت و شنید اور خط و کتابت جاری ہے۔ تا حال حکومت کی طرف سے اس قسم کا جواب نہیں ملا۔

اسٹمپل - اگرگت - وزیر ہند کی منظوری کے لئے ایک فوجی سکیم بھیجی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی ریزرو فوج میں ایک ہزار افسر اور ہندوستانی ریزرو فوج میں پانچ سو افسر مقرر کئے جائیں۔ یہ افسر باقاعدہ فوج کے افسروں کی طرح تنخواہ میں الامداد اور دیگر مراعات حاصل کریں گے۔

لنڈن - اگرگت - حکومت ترکی نے ترکی زبان کو غیر ملکی محاورات اور الفاظ سے پاک کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں متعدد ماہرین السنہ کی شمولیت کی توقع ہے۔

لنڈن - اگرگت - سان سبٹین ان انتہا پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو حکومت کے بڑے مؤید ہیں۔ ان لوگوں نے جن میں اکثریت کان کنوں کی ہے۔ اعلان کیا ہے کہ باغیوں کے حوالے کرنے کی بجائے ہم شہر کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کو ترجیح دینگے۔

شملہ - اگرگت - ہندو کمیٹی ہندی دھرم نے برلن میں ہندوستانی ہاکی ٹیم کو ایک بڑی مبارکباد کی ہے۔ جس میں ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی گئی ہے۔

لاہور - اگرگت - سر خالد لطیف گکا با کے کاغذات ضمانت ابھی تک نقدین ہو کر واپس نہیں ہونے۔ اور ضمانت کی منظوری کے بعد سات روز گزار جانے پر وہ ابھی تک بوڈنل حوالات میں ہیں۔

اولو - اگرگت - روس کی اشتراکی حکومت نے سٹالن اور دیگر افسران کو قتل

کرنے کی سازش میں شامل ہونے کے الزام میں متعدد اشخاص کو گرفتار کیا تھا۔ اور وہ کورٹ مارشل کر دئے گئے تھے۔ اور حکومت روس نے ٹرانسکی کو اس سازش کا ڈکٹیٹر ظاہر کیا تھا۔ ٹرانسکی نے جو آج کل ناروے میں جلا وطنی کے دن گزار رہا ہے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے دہشت انگیزوں کو روسی اشتراکی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے روس میں نہیں بھیجا اور میرا ان لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن میں نے روس کے متعلق غیر ملکی اخبارات میں چند مضامین مندر لکھے ہیں۔

راچی - اگرگت - حکومت یہاں نے ضلع سارن کے کلکٹر کو ساڑھے سات ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی اعانت کے لئے دیا ہے۔

کمبلی - اگرگت - آج بمبئی کارپوریشن کے اجلاس سے میں مسلمان ارکان میسر کے خلاف بطور احتجاج واک اڈٹ کر گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مندر کو مسجد سے الگ کرنے کے لئے ان کے درمیان دیوار بنانی عافی نفس۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ آج میسر نے رٹنگ دیا۔ کہ چونکہ تین بار یہ مطالبہ کرنے کے باوجود کہ سب کمیٹی کی رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے۔ سب کمیٹی کے ارکان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے کمیٹی کی رپورٹ کو نازل کر دیا جائے۔ واک اڈٹ کرنے والے ارکان نے اس رٹنگ کے خلاف بطور احتجاج اٹکے۔

لنڈن - اگرگت - لنڈن کی اخبار برآمد جو لائی میں ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ جو نومبر ۱۹۳۳ء سے لیکھا اس وقت تک سب سے زیادہ ہے۔

امرتسر - اگرگت - گہروں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے بخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پانی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پانی اور چاندی دیسی ۲۹ روپے ۴ آنے ۶ کلکتہ ۱۷ اگست - آج کلکتہ کے

ایک سینچ ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = اسٹنگ ۳۲ پونڈ۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ این = ۷۷ روپیہ۔ جاپا ۱۰۰ روپیہ = ۵۵ گلدن۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۲ مارک۔

ہمنڈے - اگرگت - میڈرڈ میں تین ہفتہ کے قیام کے بعد ایک اخبار نویس نے بیان کیا ہے کہ میڈرڈ زیادہ عرصہ تک باغیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اشیائے خورد و نوش کی ترسیل کے سلسلہ کا انقطاع رونما ہوجانے سے میڈرڈ کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اس وقت اشیائے خورد و نوش کو خریدنا بہت دشوار ہے۔

احمد آباد - اگرگت - گاندھی جی نے احمد آباد کے کارخانہ داروں کو برقیہ ارسال کیا ہے۔ کہ انہوں نے مزدوروں کی اجرتوں میں تخفیف کے جو نوٹس جاری کئے ہیں انہیں واپس لے لیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ایسے نوٹس مصالحت کے اصول کے منافی ہیں۔

لاہور - اگرگت - پنجاب کے تقریباً پچاس اچھوت لیڈروں نے ڈاکٹر امبیڈکا کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے۔ جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اچھوتوں کو سکھ مذہب اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں اور اس ضمن میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سکھوں میں چھوت چھٹ اور ذات پات کی تمیز ہندوؤں سے بھی زیادہ ہے۔ پنجاب کے اچھوت ہندوؤں کی طرح سکھ مذہب کے بھی سخت مخالفت ہیں اور وہ دیگر صوبوں میں رہنے والے اچھوتوں سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ سکھوں کے خراب میں نہ آئیں۔

کلکتہ - اگرگت - مولانا ابوالکلام آزاد نے لاہور کے ایک جلسہ میں عزیز ہند کی طرف سے ان کا نام امارت ملت کے لئے پیش کئے جانے کے سلسلہ میں ایک مکتوب لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ امارت ملت کے سلسلہ میں میرا نام ہرگز نہ لیا جائے۔

شبہ الرحمن قادیانی پر نثر و سبشتر نے ضیاء اسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام شمس